سوال

(700) غیر مسلموں سے تجارت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں مسمی نعمانہ خالد بنت خالد صدیق ، پنجاب یونیورسٹی شعبہ علومِ اسلامیہ لاہور پاکستان میں ایم ۔اے علوم اسلامیہ کے لئے مقالہ بعنوان "مسلم معاشرے میں غیر مسلموں کی مصنوعات سے استفادہ۔ دینی و معاشی اعتبار سے جائزہ" لکھ رہی ہوں۔ اس سلسلے میں آپ کی مدد درکار ہے۔

برائے مہربانی سوال کا جواب مرحمت فرما کر سائل کی اعانت فرمائیں تاکہ حق کو پالینا آسان ہو۔

آج کل مسلم معاشروں میں غیر مسلموں کی مصنوعات کا استعمال کثرت سے کیا جاتا ہے جبکہ یہ امر واضح ہے کہ غیر مسلم (مثلاً یہود و قادیانی) ان مصنوعات کی فروخت سے حاصل کیا جانے والا منافع مسلمانوں کے خلاف سازشوں اور مظلوم مسلمانوں پر ظلم و ستم کرنے پر خرچ کرتے ہیں۔ اس ضمن میں غیر مسلموں کے معاشی مقاطعہ کی شرعی حیثیت کیا ہے نیز یہ بھی واضح فرما دیں کہ مسلمان اپنے ہاں غیر موجود مصنوعات اور متعیشات و سہولیات کی درآمد غیر مسلم ممالک سے کر سکتے ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگرچہ غیر مسلموں کے ساتھ تجارت کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس میں کوئی حرام امر، یا فتنے کا اندیشہ نہ ہو۔ نبی کریم ﷺ بھی غیر مسلموں کے ساتھ معاملہ کر لیا کرتے تھے۔ جب آپ فوت ہوئے تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدلے رہن رکھی ہوئی تھی۔ لیکن موجودہ حالات، جن میں مسلمانوں کے خلاف آئے روز سازشوں کے جال بنے جا رہے ہیں اور ہم سے منافع کما کر ہمارے ہی خلاف استعمال کیا جا رہا ہے اور ہمارے مسلمان بھائیوں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ ہمیں ان کے ساتھ تجارت کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہیے۔ اور ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا چاہیے۔ کیونکہ ان حالات میں ان کے ساتھ تجارت کرنے میں مسلمانوں کا نقصان ہے، جس سے شریعت نے منع فرمایا ہے۔

حدیث نبوی ہے:

''لاضرر ولاضرار'' (ابن ماجہ)

تمام مسلمان ممالک کو چاہیے کہ وہ او آئی سی کے پلیٹ فارم سے اسلامی ممالک کی باہمی تجارت کو فروغ دیں۔ تاکہ کسی مسلمان کا کوئی نقصان نہ ہو۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی